السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ جماعت کروائی جاسکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے پوری زمین مسلمانوں کے لیے نماز کے لیے پاک ٹھہرائی سوائے ان جگھوں کے جن سے شارع نے منع فرمادیا جیسا کہ حدیث میں :

«عن أبي سعید الخدری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الأرض کلھا مسجد إلا المقبرة والحمام»

''زمین ساری کی ساری سجدے کی جگہ ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔'' (مسند احمد: 3 83)

اگر تو سائل کی مراد زمین کے لحاظ سے معلوم کرنا تھا کہ مسجد کے علاوہ بھی کسی جگہ نماز ہو سکتی ہے تو اس کا جواب اوپر سطور میں دیا جا چکا ہے۔ لیکن آج کل لوگ مسجدوں میں جانے کی بجائے اپنی اپنی دکانوں اور دفاتر میں دو دو یا تین تین افراد نماز یں ادا کر لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات درست اور جائز ہے کہ آپ گروپ کی شکل میں کہیں بھی جماعت کروا سکتے ہیں اگر اس پر ہر کوئی ہمیشگی کرنا شروع کر دے جیسا کہ اوپر مثال دی جا چکی ہے کہ دو دو تین افراد ہر گھر اور دکان میں جمع ہو کر جماعت کروالیں تو مسجدیں ویران پڑ جائیں گی اور اسلام کا اجتماعی مزاج جو کہ مسجد میں اکٹھے ہونے سے اجاگر ہوتا ہے وہ ختم ہو کے رہ جائے گا لہٰذا احوط یہی ہے کہ قریب کی مسجد میں حاضر ہو کر نماز ادا کی جائے اگر مسجد دور ہے اور کسی مارکیٹ یا محلے میں اتنے لوگ جمع ہو جاتے ہیں تو وہ کسی جگہ کو عارضی مسجد بنا سکتے ہیں۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل